شرح الاصول الثلاثة

ڈاکٹر مرتضی بن بخش حفظہ اللہ

درس نمبر۔ 9

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً۔ أَمَّا بَعْدُ:

09۔ درس نمبر: 9۔ دوسرا اصول، دین اسلام کو جاننا دلیل کے ساتھ (تشریح) دلیل جاننے کی اہمیت و فوائد، تقلید کی تعریف، مجوسی مذہب، اسلام کی تعریف، شرک اور اہل شرک۔

"الاصول الثلاثه و ادلتها" شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے کا درس جاری ہے اور ہم پہنچے تھے "الأصل الثاني" "دوسرا اصل، شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"الأصل الثاني: معرفة دين الإسلام بالأدلة" (دین اسلام کو جاننا دلیل کے ساتھ)

یہاں پر تھوڑی دیر ٹھہرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان چار لفظوں کا کیا مطلب ہے۔ "معرفة" (جاننا) "دين الإسلام" دین کا لفظ عربی زبان میں کس لیے استعمال ہوتا ہے، آیئے دیکھتے ہیں:

1۔ لغت کے لحاظ سے دین کا مطلب ہے تذلل "دَانَ لَهٗ" یعنی "تذلل لَهٗ" کسی کے لیے ذلت و انکساری کا اظہار کرنا اور دین کا لفظ عربی زبان میں الجزاء والمكافأة کے مطلب میں بھی آتا ہے جیسا کہ ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ (یوم جزا اور یوم حساب کا مالک) یہاں پر لفظ دین کا استعمال ہوا لیکن اس کا مفہوم دوسرا ہے۔

2۔ اور اسی طریقے سے غلامی کے مطلب میں بھی یہ لفظ آتا ہے "دَانَ لَهٗ" یعنی اس کی غلامی کی اور اس کی دلیل میں ایک مشہور حدیث ہے:

"اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ"

(سمجھدار عقل والا وہ شخص ہے جو اپنے نفس پر قابو پالیتا ہے اور اپنے نفس کو اپنا غلام بنا دیتا ہے اور مرنے کے بعد کے لیے عمل کرتا ہے)

تو یہاں پر "مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ" کا مطلب ہے اپنے نفس کو اپنا غلام بنایا، اپنے قابو میں لیا۔

اسی طریقے سے دین کا، د،ی،ن کی بات ہو رہی ہے، دین کا مطلب مکمل فرماں برداری ''اطاعۃ'' کے مطلب میں بھی آتا ہے اس لیے کچھ علماء سے آپ سنتے ہوں گے ''الدین ھو الطاعۃ والتوحید'' یوں فرماتے ہیں کہ دین کا مطلب ہے فرماں برداری اور توحید۔

3۔ اور کچھ علماء یوں فرماتے ہیں، دین کا مطلب ہے ''الذل والخضوع للہ سبحانہ وتعالیٰ'' اللہ تعالیٰ کے لیے ذلت و انکساری کے ساتھ جھک جانا اور اللہ تعالیٰ کے لیے مکمل فرماں برداری اختیار کرنا۔

4۔ اس کا چوتھا مطلب ہے، قرض کے مطلب میں بھی یہ لفظ آتا ہے۔ ''دین'' کسے کہتے ہیں عربی میں؟ قرض کو کہتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ قرض میں بھی ذلت ہے کہ نہیں؟ قرض میں بھی ذلت ہے تو یہ جو لفظ ہے دین کا اس کا مجموعہ یہ ہے کہ مکمل خشوع و خضوع ذلت اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجالانا، اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرنا اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیارے نبی ﷺ کی فرماں برداری کرنا اور اس دن سے ڈرنا جس دن اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا حساب لے گا اور ان احکام پر عمل کرتے ہوئے یہ اچھی طرح ذہن نشین کرلینا کہ یہ قرض ہے اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر جو ہم نے ادا کرنا ہے آخرت میں۔

''الإسلام'' شیخ صاحب نے اس کی وضاحت فرمائی ہے آگے بیان کرتے ہیں کہ اسلام کا مطلب کیا ہے؟ تو اس کو شیخ صاحب کے الفاظ میں ہی بیان کرتے ہیں:

''بالأدلۃ'' (دلیل کے ساتھ)۔ دلیل کسے کہتے ہیں، جانتے ہیں؟ دلیل اس چیز کو کہتے ہیں ''مایوصل إلی المطلوب'' جو آپ کو منزل مقصود تک پہنچا دے وہ دلیل ہوتا ہے۔ اس لیے عربی زبان میں لفظ دلیل جو ہے اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو آپ کو سیدھے راستے پر لگاتا ہے۔ آپ راستہ بھول گئے ہیں کسی جگہ پر پہنچے ہیں اور آپ کو ایڈریس سمجھ نہیں آرہا تو آپ جس شخص سے پوچھتے ہیں کہ یہ جگہ کہاں پر ہے اور وہ آپ کو راستے پر لگاتا ہے کہ اس طریقے سے جائیں دائیں جانب، بائیں جانب یہ روڈ ہے اور آپ کو وصف بیان کرتا ہے تو یہ شخص دلیل ہے آپ کے لیے اس نے آپ کو منزل مقصود تک پہنچنے میں مدد کی ہے اور اس لیے یاد رکھیں جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر رہے تھے مکہ سے مدینہ کی طرف تو دلیل کون تھا؟ عبد اللہ بن اریقط، کافر تھا۔ تو سیرت میں دیکھیں آپ کہ اس شخص کے لیے دلیل کا لفظ استعمال کیا ہے کیوں کہ جو نیا راستہ تھا شمال کی طرف جو راستہ جاتا تھا وہ سب جانتے تھے وہ آسان تھا، وہ نبی کریم ﷺ بھی جانتے تھے، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی جانتے تھے اور قریش بھی جانتے تھے لیکن یہ جو جنوب کی طرف جا کر پھر اس طرف سمندر کی طرف جدہ کی طرف آکر پھر مدینہ کی طرف جانا، یہ راستہ سب کو نہیں آتا تھا تو اس کے لیے دلیل کی ضرورت تھی، اس شخص کی ضرورت تھی جو منزل مقصود تک پہنچنے میں مدد کرے تو اس لیے عبد اللہ بن اریقط کو دلیل بنا کر نبی کریم ﷺ لے گئے اپنے ساتھ اور جانتے ہیں یہ جو روڈ ہے جدہ مدینہ کا روڈ خط سریع جسے کہتے ہیں، جانتے ہیں کہ یہ ہی طریق الہجرہ ہے۔ دیکھیں مکہ سے یہاں پر آئے اور یہاں سے اسی روڈ پر گئے اور آج یہ ہی روڈ ہے جدہ مدینہ کا جسے کہتے ہیں طریق الہجرہ یا جس راستے سے نبی رحمت ﷺ نے ہجرت کی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جو مکہ مدینہ کا بیچ والا روڈ ہے وہ ہے لیکن جب ہم تاریخ دیکھتے ہیں تو صحیح بات یہ ہی ہے کیوں کہ لفظ ہے ''ساحل البحر'' تو بحر تو جدہ کے قریب ہے وہاں مکہ کے قریب کوئی سمندر نہیں ہے تو سمندر کے قریب والے راستے کو اختیار کیا پھر مدینہ کی طرف گئے۔

ہم گاڑی پر جاتے ہیں تو پریشان ہو جاتے ہیں تو پیدل اس طرف آنا میرے بھائی کسی اور چیز کے لیے نہیں، آج جب ہم کلمہ پڑھ رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد نبی رحمت ﷺ کا ہم پر احسان ہے۔ انہوں نے اتنی محنت اور مشقت سے اس دین کو محفوظ بھی کیا اور لوگوں تک پہنچایا بھی۔

تو دلیل کا مطلب ہے "ما یوصل إلی المطلوب" یا "ما یوصل إلی المقصود" اسے دلیل کہتے ہیں۔ اور یاد رکھیں شریعت کے لحاظ سے دلیل اس شریعت کی بنیاد ہے، بغیر دلیل کے ہم دین پر کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے۔ ہماری منزل مقصود ہے جنت، جنت تک پہنچنے کے لیے یہ دین اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور یہ دین بغیر دلیل کے ثابت ہو ہی نہیں سکتا تو دلیل پر عمل کرتے ہی اس دلیل کا سہارا لے کر ہی ہم جنت کی طرف جا سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی بھی راستہ نہیں ہے میرے بھائیو، کیوں کہ اگر دلیل نہیں ہے تو پھر عقل ہے اور انسان کی عقل، جیسا انسان ضعیف اور محتاج ہے یہ عقل بھی اس انسان کا حصہ ہے، یہ عقل بھی ضعیف اور محتاج ہے۔ انسان کبھی بھی اپنی عقل کے بل بوتے پر اپنی زندگی نہیں گزار سکتا، یاد رکھیں۔ جس قوم نے بھی اپنی عقل کو آگے کیا اس نے صرف آخرت میں ٹھوکر نہیں کھائی بلکہ دنیا میں بھی ٹھوکر کھائی اور تاریخ اس کی گواہی دے رہی ہے جتنی قومیں بھی آئیں۔ وجہ کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں کہ انسان جو ضعیف، جو کمزور، جو محتاج، جو مشکلوں کی زندگی گزار رہا ہے جو ہمیشہ اپنے رب کا محتاج ہے اپنی عقل کے بل بوتے پر زندگی گزارے اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں ہے اگر یہ پسند ہوتا تو کبھی رسول نہ بھیجتے کبھی کتاب نازل نہ فرماتے۔ رسولوں کو بھیجنے کی وجہ بھی یہی ہے اور اپنی کتابیں نازل فرمانے کی وجہ بھی یہ ہی ہے کہ انسان اپنی عقل کی بنیاد پر یہ زندگی نہیں گزار سکتا۔ تو دنیا کو بہتر کرنے کے لئے اور آخرت کو سنوارنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے قرآن اور سنت کا اور اسے کہتے ہیں دلیل۔ دلیل کی دو قسمیں ہیں یاد رکھیں "الأدلة الکونیة" پہلی قسم، دوسری قسم ہے "الأدلة الشرعیة"۔

"کونی ادلة" یہ جو پوری کائنات ہمیں نظر آتی ہے ﴿وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ (الذاریات/20-21) انسان کے جسم کے اندر اتنے دلائل ہیں جو گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی خالق، مالک، رازق، تدبیر کرنے والا، نفع نقصان کا مالک کوئی بھی نہیں اور وہ ہی واحد ربّ ہے جو عبادت کے لائق ہے اور یہ وہ ہی واحد ربّ ہے جو اسماء الحسنیٰ اور صفات کمال کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی رب نہیں۔ تو کائنات میں جو ہمیں نظر آ رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی کیا ہیں؟ "الأدلة الکونیة" اور یاد رکھیں اسے "ادلۃ مرئیۃ" بھی کہتے ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں۔

دوسری قسم کی ادلہ ہے "الادلة السمعیة" جسے "أدلة الشرعیة" بھی کہتے ہیں۔ اور "أدلة الشرعیة" کیا ہے؟ "القرآن والسنة"۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور صحیح حدیث صحیح سنت کیونکہ سنت اور حدیث جو ہے وہ صحیح حدیث بھی ہے اور ضعیف بھی ہے تو ضعیف کو ہٹا کر صحیح کی بات ہم کرتے ہیں۔ جو ضعیف ہے وہ وحی نہیں ہے یاد رکھیں۔ جو صحیح ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہے ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم/3-4) (نبی کریم ﷺ اپنی طرف سے کچھ نہیں لاتے، کچھ نہیں فرماتے، جو کچھ بھی فرماتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے) قرآن مجید میں ادلہ کونیہ زیادہ ہیں یا ادلہ شرعیہ زیادہ ہیں؟ کیا خیال ہے؟ کون بتائے گا اور کیوں؟ کیا زیادہ ہے اور کیوں؟ ادلہ کونیہ زیادہ ہیں یا ادلہ شرعیہ زیادہ ہیں؟ قرآن مجید پر تھوڑا غور فرمائیں آپ یعنی چاند، سورج، ستارے، زمین، آسمان، اس کائنات کا ذکر زیادہ ہے یا احکام شریعت کا ذکر زیادہ ہے؟ ٹھیک ہے ادلہ شرعیہ زیادہ ہیں۔ اس کی حکمت جانتے ہیں آپ کیا ہے؟ ادلہ کونیہ سے ایک ہی ثابت ہوتی ہے جو واضح ہے، توحید الربوبیت واضح ہے، جزاک اللہ خیرا۔ ادلہ کونیہ سے صرف توحید ربوبیت کہ اللہ تعالیٰ رب ہے، خالق ہے، مالک ہے، تدبیر کرنے والا ہے، نفع نقصان کا مالک ہے، مشکل کشا ہے، حاجت روا ہے، زندگی موت کا مالک ہے، ان سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ آپ کائنات میں دیکھتے ہیں کہ کس نے پیدا کیا

ہے، کون اس کو رزق عطا فرما رہا ہے، کون تدبیر کر رہا ہے، دن ہے رات ہے، اندھیرا ہے اجالا ہے یہ سب کہاں سے آ رہا ہے۔ تو یہ ادلہ کونیہ ہیں جو صرف توحید ربوبیت کی طرف راستہ ہے۔ اور ادلہ شرعیہ میں کیا ہوتا ہے؟ تینوں قسم کی توحید، توحید ربوبیت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے تینوں توحید کی قسمیں بیان فرمادی ہیں۔ اور یاد رکھیں دلیل کے لیے بلکہ شریعت کے کسی مسئلے کے لیے دلیل ضروری ہے۔ اس کی دلیل کیا ہے کہ دلیل ضروری ہے اب؟ سوال تو یہ ہے۔ دلیل کی بات تو کرتے ہیں اب شریعت کے احکام کے لیے دین کا کوئی مسئلہ بھی ہو اس کو دین کے لیے ثابت کرنے کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔ ہم گاڑی چلاتے ہیں ہم کبھی نہیں کہتے یا ہم میں سے کوئی بھی نہیں کہتا گاڑی کیوں چلاتے ہو اس کی دلیل کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے؟! نہیں کہتا ناں۔ موبائل استعمال کر رہے ہیں آج تک کسی نے کہا ہے کہ بھئی اس کی دلیل کیا ہے کیوں استعمال کر رہے ہو لیکن جوں ہی ہم کوئی ذکر کرتے ہیں یا کوئی تسبیح ہاتھ میں اٹھاتے ہیں یا کوئی عبادت کرتے ہیں تو پوچھنے والے پوچھتے ہیں کہ بھئی اس کی دلیل کیا ہے؟ کیوں کہ یہ بنیادی علم ہے تو یہ سب بنیادیں ہیں۔ یہ جاننا چاہیے کہ اس کی دلیل کیا ہے۔ ایک آیت اور ایک حدیث، میں آسان کر دیتا ہوں، حدیث بھی صحیح بخاری، مسلم کی۔ دلیل ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ﴾ (الشوریٰ/21)

(کیا ان کے کوئی ایسے شریک ہیں جنہوں نے ﴿شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ﴾ دین میں کوئی ایسی چیز بیان کی ہے یا ایسی شریعت دین میں بیان کی ہے ﴿مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ﴾ جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی)

تو دین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی اجازت ضروری ہے جو بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی بھی دین کا عمل کرے گا تو اس نے دین میں قانون سازی کی ہے، اپنی طرف سے کوئی عبادت کوئی دین کا طریقہ لے کر آیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے لفظ شریک کا استعمال کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے برابر ہو گیا ہے کیوں کہ دین صرف اللہ تعالیٰ کا ہے ﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ (آل عمران/19) دین اللہ تعالیٰ کا صرف اسلام ہے اور دین صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے کسی کا نہیں ہے۔ یاد رکھیں دین کسی نبی کا بھی نہیں ہے، کسی ولی کا بھی نہیں ہے، کسی فرشتے کا بھی نہیں ہے، دین صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور حدیث کون سی ہے صحیح بخاری، مسلم کی؟

”مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ“

”مَنْ“ (جس نے بھی) ”أَحْدَثَ“ (نئی چیز ایجاد کی) ”فِي أَمْرِنَا هٰذَا“ (ہمارے دین میں) ”مَا لَيْسَ مِنْهُ“ (جو اس میں سے نہ ہو) ”فَهُوَ رَدٌّ“ (وہ شخص بھی مردود ہے اور اس کا وہ عمل بھی مردود ہے)۔

تو یہ دونوں دلائل ہیں کہ دین کے معاملے میں، دین کے احکام میں، دین کے مسئلے میں بغیر دلیل کے کوئی بھی عمل نہیں کیا جاتا اور اسی لیے علماء، فقہاء فرماتے ہیں ”العبادات توقيفية“ عبادات جتنی بھی ہیں وہ توقیفی ہیں۔ توقیفی کا کیا مطلب ہے؟ stop۔ وقف کسے کہتے ہیں؟ وقفہ، قف، stop۔

دین کے معاملے میں آپ stop red light ہے۔ جب تک green signal نہیں آئے گا، green ہے دلیل آپ چل نہیں سکتے، آپ عبادت کا عمل نہیں کر سکتے اگر دلیل نہیں تو red signal ہے آپ عمل نہیں کر سکتے کوئی۔ اور دلیل کی جو اہمیت ہے وہ پچھلے درس میں بیان کر چکا ہوں اب دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے دلیل کو جاننے کی اہمیت میں کتنے پوائنٹ بتائے تھے؟ وہ خود دیکھ لینا، میں پوچھوں گا اب اگلے درس میں کہ دلیل کیا ہوتی ہے؟ یہ بہت ضروری بات ہے۔

اور آخر میں دلیل کا جو سب سے بڑا فائدہ اور فضلیت ہے وہ یہ ہے کہ، کوئی جانتا ہے؟ اللہ اکبر، بارک اللہ فیکم "اندھی تقلید سے نجات"۔ جو دلیل جانتا ہے، اس تقریر کی ضرورت ہے؟ اور جو دلیل نہیں جانتا وہ مقلد ہوتا ہے، اس لیے فقہاء اور علماء یہ فرماتے ہیں کہ مقلد کبھی بھی عالم نہیں ہو سکتا چاہے جتنی بھی ڈگریاں اس کے پاس ہوں مقلد کبھی عالم نہیں ہو سکتا۔ کیوں، کوئی جانتا ہے؟ اس کا علم محدود ہے اور عالم وہ ہوتا ہے جس کا علم وسیع ہو اور قرآن اور حدیث پر عبور حاصل ہو۔ اب یہ جو اپنے آپ کو عالم کہتا ہے اور تقلید کرتا ہے وہ ان مسائل میں جو اس کے امام نے بیان کیے ہیں وہی جانتا ہے بس۔ تدبر قرآن کرتا ہے وہ؟ نہیں۔ کیوں نہیں کرتا تدبر قرآن، جانتے ہیں؟ تدبر قرآن کرے گا تو بہت ساری ایسی آیتیں آئیں گی جو کہ اس مسئلے سے ٹکراتی ہیں۔ اس لیے انہوں نے کیا کیا اندھی تقلید کرنے والوں نے کہ ایک قاعدہ بیان کیا ہے اصول کرخی میں۔ کوئی جانتا ہے کہ قاعدہ کیا تھا؟

"کل آیۃ تخالف قول أصحابنا فإنھا تحمل علی النسخ"

کتنی بڑی بات ہے میرے بھائیو!

(قرآن مجید کی ہر آیت جو ہمارے اصحاب، ہمارے اماموں کے قول سے ٹکراتی ہے تو وہ آیت منسوخ ہے (قاعدہ ہے) اور جو بھی حدیث، جو بھی خبر ہمارے اماموں کے قول سے ٹکراتی ہے وہ حدیث منسوخ ہے یا ہمارے اماموں کے پاس کوئی ایسی حدیث تھی جو اس سے راجح ہے)۔

تو یہ بات کہاں سے آئی؟ جب انہوں نے دیکھا کہ قرآن مجید کی آیات اور صحیح احادیث ہمارے ان مسائل سے ٹکرا رہی ہیں اور امام کا قول ہم چھوڑ نہیں سکتے کیوں کہ اسی پر زندگی گزاری ہے، یہ ہی علم ہم نے حاصل کیا ہے تو ایک راستہ ہے یا قرآن اور حدیث چھوڑنا پڑے گا یا امام کا قول چھوڑنا پڑے گا۔ تو کیا چھوڑیں؟ امام کا قول نہیں چھوڑا، امام کا قول چھوڑتے تو کہہ دیتے کہ ہمارے امام سے غلطی ہوئی ہے، یہ حدیث رسول ﷺ ہماری سر آنکھوں پر ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً اگر دیکھا جائے تو کیا انہوں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کی ہے؟ نہیں کی تقلید۔ کیسے نہیں کی؟ امام صاحب نے کیا فرمایا ہے؟

"اذا صح الحدیث فھو مذھبی" (اگر صحیح حدیث ثابت ہو جائے تو میرا مذہب بھی وہی ہے)۔

یعنی اے میری پیروی کرنے والوں، میرے پیچھے چلنے والوں اگر تمہیں صحیح حدیث مل جائے جو میرے قول سے ٹکراتی ہو تو میرے قول کو چھوڑ دینا اور اس حدیث پر عمل کرنا۔ اور یہ کہاں امام صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر میرے قول سے ٹکرا جائے، یہ اس حدیث میں تو نہیں ہے، ان کے اس قول میں تو نہیں ہے دوسرے قول میں ہے۔ کیا ہے دوسرا قول جو بالکل واضح ہے؟ (اگر میرا قول حدیث سے ٹکرا جائے تو میرے قول کو دیوار پر مارنا) اور یہ صحیح سند سے ان سے ثابت ہے، یہ اقوال امام ابو حنیفہ کے جو ہیں۔ فقہ کی کوئی سند نہیں ہے یاد رکھیں۔ آج جو فقہ موجود ہے، سب سے پہلے کتاب قدوری لکھی گئی چوتھی صدی میں، کوئی سند نہیں ہے لیکن یہ اقوال جو ہیں امام صاحب کے یہ سند کے ساتھ موجود ہیں اور امام صاحب جانتے تھے کہ بہت

سارے ایسے مسائل ہیں جہاں پر مجھے دلیل نہیں ملی جو نئے مسائل ہیں میرے لیے۔ جہاں پر دلیل ملی تو ان پر عمل کیا امام صاحب نے، قصور امام صاحب کا نہیں ہے۔ اور عمل کس چیز پر کیا؟ حدیث رسول ﷺ پر عمل کیا۔ کون سی حدیث؟

”إِذَا اجْتَهَدَ الْحَاكِمُ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ“

اگر کوئی مجتہد ہے وہ اجتہاد کرتا ہے کسی مسئلے میں اور صحیح اجتہاد کرتا ہے تو اس کو دگنا اجر ملے گا ایک اجر اجتہاد کا اور ایک اجر صحیح فتویٰ دینے کا اور اگر مجتہد اجتہاد کرے اور اس کا اجتہاد بعد میں غلط ثابت ہو جائے تو کیا گناہ گار ہے وہ؟ نہیں ایک اجر تو اسے ضرور ملے گا اور یہ گواہی کون دے رہے ہیں؟ نبی رحمت ﷺ دے رہے ہیں۔ تو امام صاحب نے اجتہاد کیا اور ان لوگوں کا مسئلہ اس وقت میں حل کیا جیسے ان کو علم تھا اجتہاد کے مطابق پورے دلائل کو دیکھ کر انہوں نے کبھی یہ نہیں فرمایا یاد رکھیں اور میں قسم کھا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ کوئی شخص بھی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ امام صاحب نے ایک دفعہ فرمایا ہو کہ اگر میرا قول آجائے تو آیت منسوخ ہے اگر میرا قول آجائے تو حدیث منسوخ ہے۔ کوئی بھی مجھے امام صاحب سے ثابت کر دے۔ کسی امام نے یہ الفاظ نہیں کہے یہ بعد میں آنے والوں نے سن 400 ہجری کے بعد جنہوں نے فقہ کو لکھا اور جو متعصبین تھے انہوں نے پھر یہ جب مجبور ہوئے کہ یہاں پر امام صاحب کا قول یہاں پر حدیث ہے اور آیت ہے تو کیا کریں گے؟ آیت کی تاویل کر لی چلو، حدیث کا کیا کریں گے؟ تو یہاں پر مجبور ہو کر انہوں نے یہ قوانین اپنے پاس سے وضع کیے۔ تو اگر واقعی امام صاحب کی تقلید کرنی ہے تو میرے بھائی پوری تقلید کرو ادھوری کیوں کرتے ہو۔ کیوں؟ کیوں کہ علم نہیں ہے اگر واقعی علم ہو جائے اس لیے مقلد کے پاس علم نہیں ہے اگرچہ میری بات تھوڑی تلخ لگ رہی ہو سننے والے کو، مقلد کبھی عالم نہیں ہو سکتا۔ یہ ہی وجہ ہے اگر واقعی وہ عالم ہو تا تو اپنے امام کی قدر بھی کرتا۔ بھئی امام صاحب نے یہ فرمادیا ہے کہ اگر میرا قول حدیث سے ٹکرا جائے اور یہ اسی لیے انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کو پتہ تھا کہ اجتہاد میں غلطی ہو سکتی ہے۔ کہنے والے نے تو یوں بھی کہا کہ امام صاحب معصوم ہیں۔ علماء میں سے نہیں، یہ عوام میں سے آپ کو بہت سارے لوگ ملیں گے جو کہیں گے امام صاحب تو innocent ہیں معصوم ہیں، غلطی کرتے ہی نہیں ہیں۔ یہ علماء نہیں کہتے ان کے یعنی ان کے جو مجتہدین ہیں وہ نہیں کہتے۔ اب ان کو میں کیا کہوں؟ عالم بھی نہیں کہہ سکتا، مجتہد بھی نہیں کہہ سکتا۔ مقلد نہ عالم ہے نہ مجتہد ہے۔ جاہل بھی نہیں کہہ سکتے۔ وہ بے چارے کہیں گے کہ ہم اتنے بڑے عالم ہیں، اتنی بڑی بڑی پوسٹوں پر بیٹھے ہیں اب ان کے لیے کوئی نام خود ہی ڈھونڈیں میں تو خود کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں لیکن اس بات کا ثبوت ضرور ہے کہ سارے جتنے بھی امام تھے وہ جانتے تھے کہ ہم نے اجتہاد کیا ہے اور اجتہاد میں غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ بھئی اجتہاد میں غلطی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی ہوئی۔ تو کیا یہ فقہاء صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بہتر ہیں؟ تابعین اور تبع تابعین ہیں یہ۔ کیا تبع تابعین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بہتر ہیں؟ وہ تابعین سے بہتر بھی نہیں ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ نہیں؟ تبع تابعین کبھی بھی تابعین سے بہتر نہیں ہیں میرے بھائیو اور تابعین کبھی صحابہ سے بہتر نہیں ہیں۔ تو اس لیے اگر امام صاحب کی تقلید کرنی ہی ہے تو پوری تقلید کریں میرے بھائیو اور اگر پوری تقلید کریں گے تو مقلدین نہیں ٹھہریں گے یاد رکھیں۔ جیسے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مقلدین ہیں اگر امام صاحب کے پورے قول کی تقلید کرنا شروع کر دیں تو پھر یہ مقلدین نہیں ہیں میرے بھائیو، پھر یہ علماء بن سکتے ہیں۔

تو دلیل کو جاننے سے تقلید کا دروازہ بند ہوتا ہے اور اس میں ایک اور اہم بات بھی میں بیان کر دوں۔ یاد رکھیں تقلید کا مطلب ہے ”قبول قول الغير بلا دليل“ کسی کے قول کو بغیر دلیل کے مان لینا، اس پر عمل کرنا۔ اور جس قول کی دلیل ہو جائے اور اس پر عمل کرنا تو اسے کہتے ہیں اتباع یعنی کسی

کے قول کو دلیل کے ساتھ ماننا اتباع کہتے ہیں اور بغیر دلیل کے ماننا تقلید ہے اور تقلید کی دو قسمیں ہیں۔ یہاں پر ہمارے بہت سے ساتھی ہماری مخالفت بھی کرتے ہیں۔ تقلید کی دو قسمیں ہیں جو محققین علماء سے ثابت ہیں، دو قسمیں ہیں تقلید کی:

1۔ ایک ہے تقلید مطلق، جس عالم کی بھی چاہیں آپ ان مسائل میں تقلید کریں جس کی کوئی دلیل ہی نہ ہو اور آپ کے پاس دلیل بھی نہ ہو، اجتہادی مسائل میں اور اجتہادی مسائل بہت ہیں۔

2۔ دوسری قسم کی تقلید، تقلید شخصی جسے تقلید اعمیٰ (اندھی تقلید) بھی کہتے ہیں۔

پہلی قسم کی تقلید جو تقلید مطلق ہے وہ جائز ہے، ضرورت کے وقت جائز ہے اور دوسری قسم کی تقلید جو تقلید شخصی ہے جو اندھی تقلید ہے وہ حرام ہے جائز نہیں ہے، یاد رکھیں۔

محققین علماء نے یہ تفریق بیان کی ہے اس کے دلائل بھی دیئے ہیں، ابھی وقت نہیں ہے کہ میں اس پر بات کروں۔ تقلید کے موضوع پر دو، تین درس ہونے چاہئیں کہ دلیل کے ساتھ بیان کرنا اور پورے علماء کے اقوال بیان کرنا اور کہاں کہاں کس عالم نے کیا فرمایا ہے لیکن یہ بات اس وقت میں نے بیان کی ہے کہ یہ سمجھ لیں کہ تقلید کی قسمیں دو ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں اس کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور شیخ بن باز رحمۃ اللہ نے بھی اپنے فتاویٰ میں۔ شیخ ابن العثیمین رحمۃ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں اس تقلید کی اقسام کو اپنے مختلف فتاویٰ میں مختلف انداز سے بیان کیا ہے۔

"الأصل الثاني: معرفة دين الإسلام بالأدلة وهو"۔ "وهو" یہ ضمیر کس کی طرف جا رہا ہے "وهو"؟ الإسلام، دین اسلام کی طرف جا رہا ہے ناں "وهو"۔ "الإسلام" اسلام کیا ہے ؟ "الاستسلام لله بالتوحيد"۔ میرے بھائی، یہ چار جملے یاد کر لیں یہ بہت ضروری ہیں۔ اسلام کی تعریف جس کو نہیں آتی وہ طالب علم نہیں ہے، اسلام کی تعریف سب کو آنی چاہیے:

"الاستسلام لله بالتوحيد والانقياد له بالطاعة، والبراءة من الشرك وأهله"

تین چیزیں ہیں، آیئے دیکھتے ہیں کہ استسلام کیا ہے؟ استسلام کا کیا مطلب ہے؟ استسلام کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو حوالے کر دینا surrendar کر لینا اور اسی سے لفظ سلام بھی ہے، اسی سے لفظ اسلام بھی ہے استسلام اور اسلام کا لفظ دو چیزوں پر مشتمل ہے، سلام یعنی امن و سلامتی اور استسلام یعنی اپنے آپ کو حوالے کر دینا۔ کس کے حوالے کر دینا؟ اس دین کے ربّ کی طرف جس نے یہ دین نازل فرمایا ہے اسی لیے شروع میں، میں نے بیان کیا تھا کہ یہ کسی نبی، کسی رسول، کسی ولی، کسی فرشتے کا دین نہیں ہے جس کا دین ہے اسی کے لیے اپنے آپ کو حوالے کر دینا اسی لیے "الاستسلام لله" اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دینا۔ حوالے کیسے کرنا ہے یہ آگے بیان کرتے ہیں لیکن پہلے یہ تو جانیں کہ حوالے کرنا، استسلام کی قسمیں کتنی ہیں جانتے ہیں؟ استسلام surrendar کرنا دو قسم کا ہوتا ہے:

1۔ استسلام شرعی یعنی اپنے آپ کو حوالے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ کی شریعت پر عمل کرتے ہوئے، یہ استسلام شرعی ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں اے اللہ تعالیٰ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ان پر عمل کریں گے، یہ استسلام شرعی ہے۔ اب ہماری من مانی نہیں چلے گی اے اللہ تعالیٰ جو تیرا حکم ہے اور تیرے پیارے نبی ﷺ کا حکم ہے اسی پر ہم زندگی گزاریں گے اسے کہتے ہیں استسلام شرعی۔ میرے بھائی، یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے لوگوں کے لیے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے پیارے لوگ ہیں ناں مومن ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتے ہیں شریعت پر عمل کرتے ہوئے۔

2۔ دوسری قسم کا استسلام ہے ''الاستسلام الکونی القدری''۔ پوری کائنات کس کے حکم پر چلتی ہے؟ کافر کا دل کون دھڑکاتا ہے؟ مسلمان تو نہیں، مومن تو نہیں ہے وہ۔ شریعت کا تو منکر ہے کہ نہیں؟ اس کا دل کیسے دھڑکتا ہے؟ ہم نے کبھی سوچا ہے کہ یہ دل جو ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے حوالے کر دیتا، انسان کے حوالے کر دیتا اور یہ حکم دیتا اللہ تعالیٰ کہ اس کو خود چلاؤ۔ آپ جانتے ہیں کہ بہتر (72) مرتبہ ایک منٹ میں اس کا دھڑکنا ضروری ہے عام انسان کے لیے۔ ساٹھ سے سو کے درمیان تو قابل قبول ہے انسان صحت مند رہ سکتا ہے جوں ہی ساٹھ سے کم ہو یا سو سے زیادہ ہوا تو ایک منٹ میں بیماری شروع ہو گئی۔ آپ تھوڑا imagine کریں ایک پمپ یا کوئی چیز ہاتھ میں لے لیں اور گنیں، بہتر (72) دفعہ یا ساٹھ سے کم ہے یا سو سے زیادہ نہیں ہے اور ہاتھ میں اسے دبا دیں۔ آپ کوئی اور کام کر سکتے ہیں دنیا میں؟ اور پوری زندگی اسی کے اوپر ہو آپ کی۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ سانس روک سکتے ہیں، تھوڑی دیر روک سکتے ہیں لیکن دل کی دھڑکن آپ پانچ سیکنڈ نہیں روک سکتے، اللہ حافظ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے حوالے کر دیتا تو کوئی زندہ رہ سکتا؟ کوئی شخص نماز پڑھ سکتا؟ کوئی روزے کے لیے نکل سکتا؟ تو کیا حکمت تھی کبھی سوچا ہے؟ اس لیے اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے جتنی بھی چیزیں ہمارے بس میں نہیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اپنے ہاتھ میں ہیں اور جو چیزیں ہمارے بس میں ہیں وہ بالکل آسان ہیں، ابھی وقت نہیں ہے کہ میں ساری مثالیں دوں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہمیں حلال روزی کمانی ہے، حلال روزی کے لیے اس انسان نے کیا کچھ نہیں کیا۔ اپنے ربّ کو ناراض کیا، رشتوں کو توڑا، جھوٹ بولا، فریب کیا، ڈاکا ڈالا، قتل کیا، کون سا برا عمل ہے جو اس انسان نے اس رزق کے لیے نہیں کیا اور یہ ہے سب سے آسان کام۔ جانتے ہیں؟ رزق حاصل کرنا، حلال رزق، سب سے آسان کام ہے یعنی آپ نے روٹی کمائی ایک نوالہ بنایا، منہ میں ڈالا، چبایا اپنی مرضی سے، نگل لیا۔ اس کے بعد آپ کا کوئی کام ہے؟ حلق سے اترا، معدہ میں کس نے پہنچایا اسے؟ آپ نے پہنچایا ہے؟ معدہ میں جو ہضم ہو رہا ہے یہ ہاضمہ کیسے کر رہا ہے جانتے ہیں آپ؟ میں یہاں پر میڈیکل پوری بیان نہیں کر سکتا وقت نہیں ہے، اللہ کی قسم ایسے ایسے معجزات ہیں کہ انسان کی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ گوشت کی بوٹی کھائیں ہضم ہو جاتی ہے کہ نہیں؟ کچھ رہتا ہے؟ معدہ کس چیز سے بنا ہے، لوہے سے بنا ہے؟ انسان کا معدہ کس چیز سے بنا ہے؟ گوشت سے بنا ہے۔ معدہ کیوں نہیں ہضم ہوتا؟ کیا خیال ہے؟ وہ ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ ہے جو اونٹ کی سخت بوٹی کو تو یہ معدہ ہضم کر لیتا ہے اور معدہ کی دیوار چند ملی میٹر ہے میرے بھائیو، ایک سینٹی میٹر پوری بھی نہیں ہے، وہ ہضم نہیں ہوتی بالکل، نرم ہے۔ معدہ ایک تھیلی ہے اس تھیلی کی دیوار کی thickness جو ہے وہ پورا سینٹی میٹر بھی نہیں ہے یعنی اتنی کمزور ہے اور بوٹی ہم اتنی بڑی نگل لیتے ہیں۔ کبھی دیکھا ہے کہ جب ہم کھاتے ہیں تو آنکھیں بند کر کے کھاتے ہیں، نگل لیتے ہیں اندر۔ اونٹ کا گوشت سخت ہوتا ہے وہ تو ہضم ہو جاتا ہے اگر ہضم نہ ہو اللہ کی قسم سانس لینا بھی مشکل ہو جائے انسان کے لیے۔ کبھی نوٹ کیا ہے جب پیٹ میں گیس بھر جاتی ہے انسان کے جو حالت کی ہوتی ہے۔ معدہ اس بوٹی کو ہضم کر لیتا ہے لیکن معدہ خود ہضم کیوں نہیں ہوتا؟ کبھی ان شاء اللہ دروس شروع کریں گے ﴿ وَفِيٓ أَنفُسِكُمۡۚ أَفَلَا تُبۡصِرُونَ ﴾ (الذاریات/21) تو یہ تفصیل سے ان شاء اللہ میڈیکل سے related جتنے بھی مسائل ہیں ان کو بیان کریں گے شریعت کے نظریئے میں ان شاء اللہ۔

بہر حال تو دوسری قسم کا استسلام ہے ''الاستسلام الکونی القدری'' اور اس میں پوری کی پوری کائنات، اللہ تعالیٰ کا فرمان سورۃ آل عمران آیت نمبر 83 میں ﴿ وَلَهُۥٓ أَسۡلَمَ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ طَوۡعٗا وَكَرۡهٗا وَإِلَيۡهِ يُرۡجَعُونَ ﴾ اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی استسلام کر دیا، surrendar کر دیا۔ کس نے؟ ﴿ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ ﴾ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ ﴿ طَوۡعٗا وَكَرۡهٗا ﴾

﴿طَوْعًا﴾ فرماں برداری میں۔ جو شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنا چاہتا ہے خوشی سے وہ لوگ بھی ہیں ﴿وَّ كَرْهًا﴾ وہ کوئی اللہ کی ایسی مخلوق بھی ہے جو نہ چاہتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی بندگی کر رہی ہے نہ چاہتے ہوئے بھی۔ ﴿وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴾ اور واپسی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔

کوئی شخص کہنے والا کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہم نہیں مانتے اس کو، تم لوگ تو مسلمان ہو پاگل ہو جاؤ نمازیں پڑھو جو کچھ بھی کرو، ہم نہیں مانتے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، ہم نہیں مانتے کہ ہم نے بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟ دو لفظ، ﴿وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴾ آج نہیں مانتے ہو نہ مانو۔ تمہاری روح کون نکالے گا؟ موت کو روک سکتا ہے کوئی انسان؟ کوئی دنیا کا بڑا پروفیسر؟ موت کو کوئی نہیں روک سکتا، یہ روح نکلے گی اللہ کی قسم آنکھوں سے دیکھتے ہیں لوگ کہ روح نکل رہی ہے ﴿فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ حِيْنَىِٕذٍ تَنْظُرُوْنَ﴾ (الواقعہ /83-84) جب یہاں پر روح پہنچتی ہے اور فرشتے نکالتے ہیں، پورے لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ مر رہا ہے۔ آپ کے والد ہے، بھائی ہے، بیٹا ہے، والدہ ہیں، آپ کا پیارا آپ کے سامنے مر رہا ہے، آپ کو پتہ ہے کہ یہ مر رہا ہے ﴿تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (الواقعہ /87) اگر تم سچے ہو کہ تمہارا کوئی ربّ نہیں ہے اب اس روح کو واپس کر کے دکھاؤ۔ کوئی واپس کر سکتا ہے؟ یہ ہے استسلام کونی۔ کوئی مائی کالال ایک لمحہ بھی اپنی زندگی کو بڑھا نہیں سکتا اور کوئی مائی کالال اپنی زندگی کو ایک لمحہ بھی کم نہیں کر سکتا، یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے کیسے ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ﴾ سارے کے سارے فرشتے بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر چکے ہیں، اتنے عظیم فرشتے۔

ایک مرتبہ نبی رحمت ﷺ نے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی صحیح صورت میں دیکھا، آسمان پورے کا پورا چھپ گیا چھ سو پَر تھے "سَدَّ الْأُفُقَ" پورے کا پورا آسمان نظر نہیں آرہا تھا صرف جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نظر آرہے تھے اور چھ سو پَر تھے۔ اب اس انسان بے چارے کو دیکھیں اور اس عظیم فرشتے کو دیکھیں، اس عظیم فرشتے نے بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا، اللہ کی قسم ایک لمحہ بھی دیر نہیں کرتے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا ہے صرف ایک کام کے لیے پیدا کیا ہے۔ جانتے ہیں کیا ہے؟ صور کا پھونکنا۔ اس دن سے آج تک ان کی نگاہیں عرش کی طرف ہیں اپنی یہ جو نظر ہے، اپنی یہ جو پلکیں ہیں یہ جھپکائی نہیں ہیں رکی ہوئی ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے اور میں اس وقت اپنی آنکھوں کو تھوڑی سی راحت دے رہا ہوں، یہ آنکھ جو جھپکتی ہے یہ بھی نہیں انہوں نے جھپکائی کبھی۔ یہ عبودیت ہے اللہ تعالیٰ کی، فرماں برداری ہے۔ اپنے آپ کو پوری کائنات اپنے ربّ کے حوالے کر چکی ہے۔ اللہ کی قسم آپ کے یہ جو cell ہیں ناں یہ بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر چکے ہیں لیکن یہ بدبخت انسان ہے، پتہ ہے یہ پتھر، درند، پرند جو ہیں سب ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾ (الحشر /1) دنیا کا کوئی حصہ، کوئی ذرہ نہیں جو اللہ کی تسبیح نہ کرتا ہو۔ پرندے بھی، درند پرند بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں، جنگلوں کے شیر بھی اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ﴿وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾ (الاسراء /44) تمہیں پتہ ہی نہیں سمجھ ہی نہیں کہ وہ تسبیح کیسے کرتے ہیں۔ کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کرتے ہیں، آمناو

صدقنا۔ جو لوگ آج اپنے آپ کو اپنے ربّ کے حوالے نہیں کر رہے یا نہیں کرنا چاہتے اپنے آپ پر بہت بڑا ظلم کر رہے ہیں۔ اس دنیا میں بھی اپنے ربّ کی سب سے بڑی رحمت سے محروم ہو کر جائیں گے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت سے محروم ہو جائیں گے۔

دنیا میں سب سے بڑی رحمت کیا ہے اللہ تعالیٰ کی؟ جانتے ہیں؟ سب سے بڑی رحمت اللہ تعالیٰ کی اس دنیا میں کیا ہے؟ سب سے بڑی رحمت اور نعمت کیا ہے اللہ تعالیٰ کی؟ توحید کی، اس دین کی جس کی بنیاد ہی توحید ہے۔ اور آخرت میں سب سے بڑی رحمت اور نعمت کیا ہے؟ "الجنة"۔ جنت سے محروم ہو جائیں گے بے چارے، نہ دنیا کے اور نہ آخرت کے۔

"الاستسلام لله" ابھی یہاں تک ہم پہنچے ہیں صرف۔ "بالتوحيد"۔ کیسے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کریں؟ توحید کے ساتھ۔ اور توحید کا مطلب کیا ہے؟ پورے مزید مفہوم کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کو اس کی اطاعت میں، اس کی عبادات میں اکیلا، ایک سمجھنا توحید مصدر ہے "وحد یوحد" اور واحد کسے کہتے ہیں؟ ایک کو کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے، ایک ہے۔ کس چیز میں ایک ہے؟ اپنی ربوبیت میں۔ اپنی ذات میں ہے یہ سب جانتے ہیں۔ اپنی ربوبیت میں، خالق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، رازق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، تدبیر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کرتا ہے، زندگی اور موت کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، نفع نقصان کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، مشکل کشا اور حاجت روا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ جب ہم صرف اور صرف کہتے ہیں یعنی کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ واحد کا یہ مطلب ہے کہ نہیں؟ اگر اللہ تعالیٰ بھی مشکل کشا ہے اور علی بھی مشکل کشا ہے تو پھر دو نہیں ہو گئے؟ پھر واحد کہاں گیا؟ واحد کا مطلب ہی یہ ہے کہ صرف اور صرف اکیلا اللہ ہے جو پوری کائنات کی تدبیر کرتا ہے مشکل کشا ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ علی بھی مشکل کشا ہے تو پھر واحد تو نہیں سمجھا ناں۔ دو ہو گئے کہ نہیں؟ جب ہم کہتے کہ دو ہو گئے تو کہتے ہیں کہ نہیں نہیں اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر مشکل کشا ہے اور علی عطائی طور پر مشکل کشا ہے۔ پھر شریعت کو ایسے آ کر توڑ دیا۔ میرے بھائی، جب ہم توحید کی بات کرتے ہیں تو واحد کا مطلب ہے، یہاں پر ذاتی یا عطائی کی بات نہیں ہو رہی یہاں پر واحد کی بات ہو رہی ہے یعنی اس جیسی صفت کسی کے لیے بھی نہیں ہے "ولا لنبي مرسل، لا لملك مقرب، ولا لولي من اولياء" نہ کسی فرشتے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، نہ کسی نبی اور رسول کے لیے جن کو اللہ تعالیٰ نے چنا اور بھیجا ہے اور نہ ہی کسی اللہ تعالیٰ کے ولی کے لیے۔

یہ ذاتی اور عطائی جانتے ہیں کہ اس کی ہسٹری کہاں سے آئی ہے؟ انہوں نے کہاں سے لی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت تو بیان فرمائی ہے سورۃ آل عمران میں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مردے زندہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ آیت تو ہے لیکن یہ آیت کا مفہوم نہیں ہے کبھی بھی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ سمجھا تھا؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ تفسیر بیان کی تھی؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یوں سمجھا؟ تابعین نے، محدثین نے، مفسرین نے، فقہاء نے، کسی نے سمجھا ہے ایسے؟ آخر کون تھا وہ شخص جس نے اس آیت کو ایسے بیان کیا تھا، جانتے ہیں؟ محی الدین ابن عربی نے۔ بارك الله فيكم، فصوص الحکم میں اس نے اس مسئلے کو بیان کیا ہے کہ ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ خالق ہے اور عطائی طور پر اللہ تعالیٰ کے ولی خالق ہیں۔ ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ مشکل کشا ہے اور عطائی طور پر اللہ تعالیٰ کے ولی مشکل کشا ہیں اور پیچھے لگنے والے ان کے پیچھے لگ گئے۔ محی الدین ابن عربی صاحب فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ ان کی کتابیں ہیں۔ اللہ المستعان

تو توحید اللہ تعالیٰ کو ایک جاننا ربوبیت میں اور ربوبیت کی میں نے صفات بیان کر دی ہیں تفصیل سے۔ اللہ تعالیٰ کو ایک جاننا، جو شخص جان چکا ہے ربوبیت میں اللہ تعالیٰ کو ایک اب اس پر لازم ہے کہ وہ یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہی ذات ہے جو عبادت کے لائق ہے، اللہ تعالیٰ کے

ساتھ کوئی بھی دوسری ذات نہیں جو عبادت کے لائق ہے۔ اگر دوسری بھی کوئی ہو تو پھر دو ہو گئے کہ نہیں؟ ایک تو نہ ٹھہرا ناں۔ عبادات کیا ہیں؟ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، یہ تو معروف ہیں سب جانتے ہیں۔ یہ عبادات ہیں اس کے ساتھ ساتھ بات ہر عبادت کی ہو رہی ہے اگر یہ عبادات ہیں تو کچھ اور بھی ایسی چیزیں ہیں جو عبادات ہیں۔ ان کا بھی حق کس کا ہے؟ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ دعا، پکار، نذر و نیاز، قربانی، طواف، توکل، امید، ڈر، خشوع و خضوع، محبت، مدد و اعانت، اس کے بعد پناہ مانگنا، یہ ساری کی ساری عبادات ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کا حق ہیں میرے بھائیو۔ اگر ہم پناہ اللہ تعالیٰ سے بھی مانگیں اور پناہ غوث سے بھی مانگیں تو ایک ہوا کیا؟ نہیں یہاں پر دو ہو گئے۔ اور یہ کہاں کا انصاف ہے؟ اگر عیسائی، عیسیٰ علیہ السلام سے پناہ مانگیں مدد مانگیں تو وہ کافر ہیں۔ عیسائیوں نے تین خدا بنائے، ایک نہیں تھا تین تھے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ ایک ہے سب جانتے ہیں، ایک ربّ کو ماننے والے موحدین ہیں اللہ تعالیٰ کا دین توحید ہے۔ پھر دو والے آئے انہوں نے کہا کہ نہیں، خدا ایک نہیں، اللہ دو ہیں ایک روشنی کا ربّ ہے اور دوسرا اندھیرے کا ربّ ہے۔ کون ہیں یہ لوگ؟ مجوس، آگ کے پجاری۔ جانتے ہیں آگ کی عبادت کیسے شروع ہوئی؟ زرادشت، اور بڑے دکھ کی بات ہے کہ کہنے والوں نے کہا کہ زردشت نبی تھا۔ زردشت نبی نہیں تھا میرے بھائیو، زردشت ایک عام انسان تھا اگر نبی تھا تو اس کی دلیل نہیں ہے، اللہ جانتا ہے۔ zoraster اس شخص نے یہ کہا، لوگوں کو یہ تعلیم دی کہ روشنی اچھی ہے، اندھیرا بُرا ہے۔ لوگوں کی کم عقلی تھی ناں تو انہیں سمجھانے کے لیے، اور تمہارا خالق ہے اللہ تعالیٰ ہے، یہ سمجھایا تھا، جب بھی تم عبادت کرو تو سورج کی طرف رخ کر کے عبادت کیا کرو، سورج روشنی ہے اور روشنی اچھی ہوتی ہے، اندھیرا گمراہی ہوتا ہے روشنی ہدایت ہوتی ہے۔ دن اور رات کی مثالیں دی ہیں اس طریقے سے تو لوگوں نے سورج کی طرف رخ کر کے عبادت کرنی شروع کی۔ اب رات آ گئی رات میں سورج کہاں سے آتا۔ کیا کیا؟ آگ جلائی کیوں کہ روشنی ہدایت کی نشانی ہے تو آگ جلائی اور عبادت شروع کی۔ عبادت دن میں سورج کی کرتے تھے اور رات میں آگ کی کرتے تھے، آہستہ آہستہ یہ مجوسی مذہب اس وجود میں آ گیا۔

اللہ تعالیٰ کا دین جب سے آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تا قیامت توحید ہے، ایک ہی ربّ ہے اس کے سوا کوئی بھی نہیں ہے، ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی بھی نہیں ہے، ایک ہی اسماء الحسنیٰ وصفات الکمال کا مالک ہے کوئی اور نہیں ہے۔ یہ لوگ آئے مجوسی انہوں نے کہا دو ہیں پھر عیسائی آئے اور انہوں نے کہا تین ہیں، اللہ ہے، عیسیٰ علیہ السلام ہے اور روح القدس ہے۔ پھر تین سے کتنے ہو گئے؟ تینتیس(33) کروڑ والے کون ہیں، جانتے ہیں؟ ہندو، تینتیس(33) کروڑ معبود ہیں ان کے، تینتیس(33) کروڑ ربّ ہیں۔ ان سے کوئی زیادہ بھی ہیں؟ تینتیس(33) کروڑ سے کوئی زیادہ بھی ہیں؟ ہیں۔ جانتے ہیں کون ہیں وہ؟ اللہ اکبر، وحدت الوجود والے میرے بھائی، بہت دکھ کی بات ہے کہ کلمہ پڑھتے ہیں لیکن اس کلمہ کا نور ابھی دل میں نہیں اترا۔ ہندوؤں نے تینتیس(33) کروڑ کو محدود تو کیا ناں، وحدت الوجود والے، وحدت الحلول والے، ابن عربی اور اس کی جماعت والے، ایک ایک ذرہ اس دنیا میں اللہ ہے، نعوذ باللہ۔ گن سکتے ہیں کہ کتنے ذرات ہیں؟ یعنی اگر دیواریں گننا شروع کریں یہ دیواریں تو یہ دیوار بھی اللہ ہے، یہ بھی اللہ ہے، وہ بھی اللہ، یہ بلب بھی اللہ ہے، یہ پنکھا بھی اللہ ہے، سب کچھ اللہ ہے جتنے لوگ ہیں وہ اللہ ہیں۔ اگر دیواریں گننا شروع کریں صرف جدہ میں تو کتنی دیواریں ہیں؟ صرف جدہ میں؟ پھر سعودی عرب میں کتنی دیواریں ہیں؟ پھر پوری دنیا میں کتنی دیواریں ہیں؟ تینتیس(33) کروڑ سے کم ہیں یا زیادہ ہیں؟ پھر کتنے بلب ہیں؟ کتنے پنکھے ہیں؟ کتنے انسان ہیں؟ کتنے پتھر ہیں؟ کتنے درخت ہیں؟ تو آپ گن سکتے ہیں؟ تو اس پوری کائنات میں لا محدود اللہ ہیں، تو توحید کہاں ہے میرے بھائیو؟ بات ایک سے شروع ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا دین ایک ہے، توحید کا مطلب ہے صرف ایک ربّ کو ماننا۔ تو اسلام کیا ہے؟ ”الاستسلام“ اپنے آپ کو حوالے کر دینا ”لله بالتوحید“ توحید کے ساتھ۔ جو لوگ توحید کو نہیں سمجھتے جو اللہ تعالیٰ کو مشکل کشا کہتے ہیں اور علی کو بھی مشکل کشا کہتے ہیں تو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے وہ؟ اپنے آپ کو حوالے کیا ہی نہیں انہوں نے ابھی تک، انہوں نے سمجھا ہی نہیں کہ توحید کیا

ہے میرے بھائیو اور بغیر توحید کے کوئی شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ بات سمجھ آئی کہ نہیں؟ "الاستسلام للہ بالتوحید" ابھی صرف ایک جملہ ہے۔ اچھا توحید پر عمل کر لیا، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا توحید کے ساتھ۔ توحید کو سمجھا بھی ہے؟ توحید ربوبیت کیا ہے؟ الوہیت کیا ہے؟ توحید الاسماء وصفات کیا ہیں؟ سب پر ایمان ہے۔ کیا اس پورے اسلام میں داخل ہو گئے؟ بنیاد تو آ گئی، الحمد للہ ابھی کچھ باقی ہے۔ کیا باقی ہے؟

"والانقیاد لہ بالطاعۃ"۔ انقیاد کیا ہوتا ہے؟ اپنا سر خم کر کے تسلیم کرنا کہ اے اللہ تعالیٰ جو بھی تیرے احکام ہیں میں ان پر عمل کروں گا، جو بھی احکام ہیں۔ میں سوال نہیں کروں گا کہ اللہ تعالیٰ یہ تو مجھ پر بھاری ہے، کہ اللہ تعالیٰ یہ ایسا کیوں ہے یا یہ ویسا کیوں ہے، ہر گز نہیں۔ انقیاد اسے کہتے ہیں۔ "ینقاد" پیچھے چلنے والا اور جو پیچھے چلتا ہے وہ آگے والے سے سوال نہیں کرتا میرے بھائیو۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا اور سب سے افضل نبی الرحمۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لیے چنا اور ہمارے لیے نبی بنا کر بھیجا۔ ہم پیروی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں، اطاعت کرتے ہیں، فرماں برداری کرتے ہیں لیکن ہماری یہ جرأت نہیں ہے کبھی کہ ہم یہ سوال کریں کہ یہ مسئلہ اگر یوں ہوتا تو اچھا ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے بہتر کچھ بھی نہیں ہے یاد رکھیں پوری کائنات میں۔ یہ شریعت جو موجود ہے اپنی عقل کو اس کے اندر بند کر لو اگر آپ کی عقل کہتی ہے کہ نمازیں پانچ کیوں ہیں چھ ہونی چاہئیں تھیں تو یہ آپ کی عقل کی خرابی ہے، نمازیں پانچ ہی سہی ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہی پانچ ہے۔ اگرچہ عقل کے ترازو پر پانچ بہتر ہیں یا چھ؟ عقل کے ترازو پر چھ بہتر ہیں۔ اگر پانچ سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے تو چھ سے زیادہ حاصل ہونی چاہیے کہ نہیں؟ لیکن شریعت جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں ہماری عقل اس کے نیچے ہے اس کے اوپر ہر گز نہیں ہے۔ فجر کی رکعت دو ہیں تین پڑھنا عقل کے ترازو پر بہتر ہے لیکن شریعت کے ترازو پر بدعت ہے، وہ دو بھی آپ کی نہیں مانی جائیں گی۔ مانی جائیں گی دو اگر فجر کی ہم تین پڑھنا شروع کر دیں؟ ایک ایکسٹرا ہے چلو اس کو چھوڑو نہیں مانیں گے۔ ہر گز نہیں آپ کی ایک بھی نہیں مانی جائے گی۔ لکھا جائے گا آپ کے نامہ اعمال میں کہ اس نے فجر کی نماز پڑھی ہی نہیں اگرچہ پہلی صف میں جا کر زندگی ساری تین تین رکعت پڑھتے رہو۔ کیوں؟ کیوں کہ یہاں پر شریعت کی مخالفت ہو رہی ہے یہاں پر انقیاد نہیں ہے "والانقیاد لہ بالطاعۃ" کہ اپنے آپ کو حوالے کر دینا توحید کے ساتھ اور اپنا سر خم کر کے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے پیچھے چلنا، آگے نہیں۔ اور اطاعت کی دو قسمیں ہیں۔ کون سی قسمیں ہیں؟

1۔ طاعۃ الأمر بفعل

2۔ وطاعۃ النھی بترك فعل

"الأمر بفعل" جتنے بھی اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ یہ عمل کرنا ہے، یہ فرائض اور واجبات اور مستحبات ہیں۔ یہ ادھوری فرماں برداری، ادھوری اطاعت ہے۔ دوسرا آدھا حصہ کہاں پر ہے؟ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کو چھوڑ دینا ہے تو یا تو حرام ہے یا مکروہ ہے، یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے ہی کسی چیز سے منع نہیں فرمایا اور جس میں ہماری خیر تھی اس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا اور جس میں ہمارا شر تھا اس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دور کیا۔ زنا میں خیر ہے یا شر ہے؟ عقل کیا کہتی ہے؟ میں عقل سلیم کی بات نہیں کر رہا ہوں عقل کی بات کر رہا ہوں۔ عقل کہتی ہے کہ بھئی کیا مشکل ہے تم لوگوں کو؟ کیا مصیبت پڑی ہے؟ بھئی جوان ہے ایک لڑکی سے اس کا گزارا نہیں ہوتا ایک بیوی سے تو اسے جانے دو باہر اللہ کے بندے، کیوں منع کرتے ہو کسی کو۔ عقل کا تقاضا ہے کہ جب اس انسان نے اس دنیا میں آنکھ کھولی ہے، اس دنیا میں رہا ہے، جوانی آئی ہے، اس کی شہوت بہت زیادہ ہے تو اسے کیوں زنا سے روکتے ہو؟ شریعت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زنا حرام

ہے۔ اب مومن کے لیے کافی ہے آمنا وصدقنا۔ ''الانقیاد لہ بالطاعۃ'' کی بات ہو رہی ہے ترک المحرمات میں جس کا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ مومن کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیوں منع فرمایا ہے۔ نہیں یہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔ مومن کا کیا کام ہے؟ آمنا وصدقنا ''الانقیاد لہ بالطاعۃ''۔ زنا حرام ہے۔ مومن یہ نہیں کبھی کہتا کہ اللہ تعالیٰ حرام کیوں ہے بھئی میں کہاں جاؤں۔ نہیں، مومن کہتا ہے آمنا و صدقنا، حرام ہے حرام ہے کیوں کہ مومن کی عقل شریعت کے سانچے میں ڈھل چکی ہے، شریعت کی حدود کے اندر سما چکی ہے اور جو عقل کو آگے کرتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ بھئی تم لوگ ظلم کرتے ہو لوگوں پر، کیا کہتے ہو زنا ہے، زنا ہے، زنا ہے، کرنے دو لوگوں کو جو کرنا چاہتے ہیں، تم لوگوں نے دین پر عمل کرنا ہے ناں جاؤ مساجد ہیں ان کے اندر نمازیں پڑھنی ہیں، دعا کرنی ہے، کرو۔ دنیا کے معاملات میں اس دین کو نہ لے کر آؤ لوگوں کو کیوں پریشان کرتے ہو۔ دیکھنے والوں نے دیکھا ہے کہ یہ ہی عقل والے آج کہہ رہے ہیں کہ بھئی زنا بُری چیز ہے، ارے اس سے تو ایڈز پھیلتا ہے، اس سے تو اتنی بیماریاں پھیل چکی ہیں کہ اس کو روکنا ضروری ہے بلکہ کہنے والوں نے یوں بھی کہا کہ پچاس سالوں کے بعد تقریباً یہ جو Black Continent ہے ناں افریقہ اس میں کوئی انسان زندہ نہ رہے گا۔ سنی ہے آپ نے یہ خبر؟ آج سے پچاس سے یا سو سالوں کے بعد کہنے والے نے پچاس سال کہے۔ انہوں نے اپنی Statistics دیکھیں ہیں، ایڈز اتنا پھیلا ہوا ہے وہاں پر کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ پچاس سالوں کے بعد وہاں شاید کوئی انسان زندہ نہ رہے پورے افریقہ میں ایڈز پھیل جائے۔ لیکن یہ ان کی اپنی سوچ ہے، یہ دنیا کا قانون لوگوں کی Statistics پر نہیں چلتا، دنیا کا قانون چلتا ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے لیکن ابھی وہ ہی عقل والے کہہ رہے ہیں جو کل کہتے تھے کہ کیوں لوگوں کو زنا سے منع کرتے ہو، عقل کو آگے کرتے تھے وہی عقل والے کہہ رہے ہیں کہ زنا کو روکنا پڑے گا، وہ تو یہ پورے کا پورا جو Continent ہے یہ جا رہا ہے، افریقہ دنیا سے ختم ہو رہا ہے۔ وجہ کیا تھی؟ زنا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان سے فرما دیا ہے کہ زنا حرام ہے تو کافی نہیں تھا کیا؟ کافی تھا۔ تو ''الانقیاد لہ بالطاعۃ''۔

اور تیسرا ''والبراءۃ من الشرك وأهله'' ابھی بھی کافی نہیں ہے یہ، توحید کو سمجھ چکے ہیں عمل بھی کر چکے ہیں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے بھی کر دیا، فرماں برداری بھی پورے طریقے سے، آمنا وصدقنا۔ اپنے نصب العین میں رہ کر اس پر عمل کرتے رہے، ابھی ایک اور چیز باقی ہے ابھی بھی اسلام کے اندر پورے داخل نہیں ہوئے کچھ باقی ہے۔ کیا ہے؟ ''والبراءۃ من الشرك وأهله'' اور بری ہو جانا، لاتعلقی کا اعلان کر دینا شرک سے اور شرک کرنے والوں سے اگرچہ وہ والدین کیوں نہ ہوں، قریبی رشتے دار کیوں نہ ہوں، بہن بھائی، بیوی بچے کیوں نہ ہوں اگرچہ پوری قوم کیوں نہ ہو اگرچہ پوری دنیا کیوں نہ ہو، جہاں پر شرک ہے مسلمان اس سے بَری ہے۔ آگے اس کی تفصیل آ رہی ہے تو اس کی تفصیل آگے بیان کریں گے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قصہ مشہور ہے، اپنی قوم سے، اپنے والد سے، اپنے پورے رشتے داروں سے انہوں نے براءۃ کا اعلان کیا ﴿إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا۟ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ﴾ (الممتحنہ/4) (جن کی تم عبادت کرتے ہو میں ان سب سے بَری ہوں) اور یہ ہی ''لَآ إِلَٰهَ'' کا مفہوم ہے۔ ''لَآ إِلَٰهَ'' سب سے بَری ہوں کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اس لیے حکمت دیکھیں ''لَآ إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ'' کی۔ کلمہ توحید ''لَآ إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ'' پہلے براءۃ ہے انکار ہے بعد میں اثبات ہے، انکار پہلے بعد میں اقرار ہے۔ جب تک انکار نہیں سب معبودوں سے آپ بَری نہیں ہوتے اس وقت تک آپ ''إِلَّا اللهُ'' نہیں کہہ سکتے، کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یعنی اگر ہبل بھی عبادت کے لائق ہے، لات وعزیٰ بھی عبادت کے لائق ہیں اور اللہ بھی عبادت کے لائق ہے تو پھر ''لَآ إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ'' تو نہ ہوا ناں۔ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ واحد اللہ تعالیٰ ہے عبادت کے لائق برحق اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ یہ مطلب ہے کہ نہیں؟ جب لات

اور عزیٰ بھی عبادت کے لائق ہیں، اللہ بھی عبادت کے لائق ہے تو پھر واحد ہے؟ نہیں۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام بھی عبادت کے لائق ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی عبادت کے لائق ہے تو پھر بھی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا مقصد پورا نہ ہوا۔ اگر علی اور غوث بھی عبادت کے لائق ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی عبادت کے لائق ہے تو پھر بھی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا مقصد پورا نہ ہوا۔ تو اس لیے شرک سے بری ہونا۔ اچھا، شرک سے بری ہو گئے، ہم شرک سے بری ہیں اعلان کر دیا لیکن ہمارے رشتے دار شرک کرتے ہیں، اس لیے شرک سے عملاً بری ہونا بہت مشکل ہے۔ زبان سے تو کہہ دیتے ہیں عملاً بری ہوتے ہیں کیا؟ عملاً وہ بری ہوتا ہے جو شرک کو سمجھتا ہے اچھے طریقے سے کہ شرک کیا ہوتا ہے پھر وہ بری بھی ہو سکتا ہے ورنہ آج کل تو سب کہتے ہیں کسی گروہ سے پوچھیں آپ، میرے بھائی شرک تو بڑا گناہ ہے، شرک سب سے بڑا گناہ ہے شرک کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا لیکن قبر پرستی جو کرتے ہیں ان کو مشرکین کہتے نہیں نہ ان کو منع کرتے ہیں۔ جو اپنا دامن کسی اور کے لیے پھیلا کر زندگی ساری گزارتے ہیں ان کو کوئی روکنے والا نہیں اور نہ کوئی ان کی نکیر کرتا ہے کہ یہ غلط کر رہے ہیں۔ تو اس شرک کو تو بُرا کہا ہے، براءۃ شرک سے تو زبان سے کہہ دی ہے لیکن عملاً کی ہے؟ اس لیے ''والبراءة من الشرك وأهله'' جس نے شرک کو سمجھا ہے تو وہ شرک کرنے والوں سے بری ہو سکتا ہے وگرنہ زبان سے کہنا کافی نہیں میرے بھائیو ''والبراءة من الشرك وأهله''۔ اور شرک کیا ہے؟ توحید کا اُلٹ۔ جیسے توحید کا مطلب ایک اللہ تعالیٰ ربّ ہے، واحد معبود ہے اور اسماء الحسنیٰ وصفات الکمال کا مالک ہے اسی طرح شرک کا مطلب ہے ان ہی تین چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ کا حق ہیں کسی اور کو دے دینا یا اس میں سے کوئی حصہ بھی دے دینا، اسے کہتے ہیں شرک یا ربوبیت کا کوئی بھی حصہ دے دینا، اسے کہتے ہیں شرک۔ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے، توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے اور فلان بزرگ بھی اولاد پیدا کرتا ہے، اب یہاں پر شرک آ گیا ہے۔ کیوں؟ کیوں کہ پیدا کرنا خلق جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے یہ ہی حق ربوبیت کا جو حق ہے ربوبیت کے حقوق میں سے ایک حق ہے خلق، پیدا کرنا وہ کسی ولی کو دے دیا اس کا مطلب ہے شرک ''شرك في الربوبية''۔

بہت دکھ کی بات ہے ایک مشہور شخص ہے جو چینلز پر بھی آتا رہتا ہے، علی جفری کا نام سنا ہے؟ یمن سے ہے، وہ شخص کہتا ہے کہ ولی ماں کے پیٹ کے اندر بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ علی الاعلان اس نے کہا ہے، صوفی ہے۔ کسی نے سوال کیا، کیا ولی بچہ پیدا کر سکتا ہے؟ تو اس نے یہ سوال وجواب کی نشست میں بعد میں۔ پہلے تو اس نے کہہ دیا کسی نے سوال کیا پھر کہتا ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔ سوال یہ تھا کہ بغیر باپ کے ولی ماں کے پیٹ کے اندر بچہ پیدا کر سکتا ہے؟ کیوں کہ اس نے اپنی talk میں بات میں یہ کہا تھا کہ ولی بچہ پیدا کر سکتا ہے تو سائل نے یہ سوال کیا کہ کیا ولی بغیر باپ کے بچہ پیدا کر سکتا ہے؟ دونوں میں فرق سمجھا ہے کہ نہیں؟ یعنی ایک عورت ہے شادی شدہ اس کا خاوند بھی ہے تو ولی تو بچہ پیدا کر سکتا ہے، اب سوال کرنے والے نے یوں سوال کیا کہ اگر کوئی ایسی لڑکی ہے جو شادی شدہ نہیں ہے ''من غیر اب'' کیا اس کے پیٹ میں ولی بچہ پیدا کر سکتا ہے؟ اب جواب سنیں کہتے ہیں، یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ اور اختلاف کا کیا مطلب ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کر سکتا ہے؟ اور کچھ کہتے ہیں کہ نہیں کر سکتا اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نہیں کر سکتا ان کو شک نہیں ہے کہ ولی بچہ پیدا کر سکتا ہے، ان کو بھی یقین ہے کہ ولی بچہ پیدا کر سکتا ہے لیکن وہ ایک برائی کا سدباب کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ہے برائی کا سدباب؟ کل کو ایک لڑکی آئے گی اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو، اس کا باپ پوچھے گا کہ بھئی یہ تم نے کیا کیا؟ تم تو شادی شدہ نہیں ہو، یہ کیسے حمل ٹھہر گیا؟ تو کیا کہے گی؟ کہ چار مہینے پہلے ایک ولی آیا تھا بچہ پیدا کر کے گیا ہے تو اس بُرائی کے سدباب کے لیے وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے۔ ان سے ہمارا ایک سوال ہے جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں اگر اللہ نہ کرے کہ آپ کی بیٹی سے یہ ہو، اللہ نہ کرے اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے اور سب کی بچیوں کو محفوظ فرمائے ہر بُرائی سے (آمین)۔ اگر آپ کی بیٹی آتی ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو، شادی شدہ نہیں ہے آپ کیا کریں گے؟ اگر آپ کہتے

ہیں کہ یہ ہو سکتا ہے یہ ولی کا کمال ہے تو اس سے بڑی بے غیرتی کوئی بھی نہیں ہے، معذرت کے ساتھ۔ کوئی ہے؟ اس سے بڑی کوئی بے غیرتی ہے؟ اگر آپ کہتے ہیں نہیں یہ تم نے بہت بڑا گناہ کیا ہے تو اپنے اصل عقیدے کے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ تو دونوں صورتوں میں یہ بالکل بے بنیاد بات ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ کسی اور کو دے دینا ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ﴾ اور ایسے لوگ چینلز پر آتے ہیں اور لوگوں کو یہ زہر شکر کے اندر یا مٹھائی کے اندر چھپا چھپا کر دے رہے ہیں اور لوگ بے چارے لے رہے ہیں، لوگ دیوانے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے دیکھنا ہے کہ واقعی یہ عقائد موجود ہیں تو ان مزاروں میں جاکر دیکھیں جب ان کے عرس ہوتے ہیں، ان کے اولیاء کے عرس ہوتے ہیں۔ سید بدوی، مصر میں جب اس کا عرس ہوتا ہے جب اس کا میلہ ہوتا ہے تو 20 لاکھ لوگوں کی تعداد وہاں پر موجود ہوتی ہے۔ حج میں کتنے لوگ ہوتے ہیں؟ 25،20 لاکھ حج میں ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف۔ اور لوگ وہاں پر جاتے ہیں، پورا مصر وہاں پر جمع ہوتا ہے اور دیکھنے والوں نے آنکھوں سے دیکھا ہے اور قسم کھاتے ہیں کہ کوئی ایسی بُرائی نہیں جو وہاں پر نہ ہوتی ہو۔ ایک ہفتے کے قریب وہاں پر عرس ہوتا ہے، کہتے ہیں کہ کوئی ایسی بُرائی ہم نے نہیں دیکھی دنیا میں جو وہاں پر نہ ہوتی ہو۔ کہتے ہیں کہ بے چاری جو گورنمنٹ ہے جب وہاں پر صفائی کرتی ہے تو پریشان ہو جاتے ہیں کہ اتنی گندگی کہاں سے آگئی ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ﴾۔

"والبراءة من الشرك وأهله" بہت ہی ضروری ہے مسلمانوں کے لیے اگر اسلام کو سمجھنا چاہتے ہیں اور اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونا چاہتے ہیں تو یہ تین آسان چیزیں ہیں جو شیخ صاحب نے بیان کی ہیں "الاستسلام لله بالتوحيد" اور اللہ کی قسم امن و سلامتی اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک کہ اس اسلام کے اندر پورے طریقے سے داخل نہ ہو جاؤ:

1۔ الاستسلام لله بالتوحيد

2۔ والانقياد له بالطاعة

3۔ والبراءة من الشرك وأهله

اور شیخ صاحب فرماتے ہیں "وهو ثلاث مراتب: الإسلام، والإيمان والإحسان" دین اسلام کے تین مرتبے ہیں:

1۔ اسلام

2۔ ایمان

3۔ اور احسان

"وكل مرتبة لها أركان" ہر مرتبے کے اپنے اپنے ارکان ہیں۔ اگلے درس میں ان شاء اللہ ان مراتب کو تفصیل سے بیان کریں گے۔